بحث و نظر

شوال کے چھ روزے

تحریر: رحمت اللہ بٹر ☆

ماہنامہ ''حکمت قرآن'' کے شمارہ بابت دسمبر ۲۰۰۴ء میں ''شوال کے چھ روزے اور امام مالک کا مسلک'' کے عنوان سے محترم جناب خورشید عالم کی ایک تحریر شائع ہوئی۔ اس کے حوالے سے جو عمومی تأثرات پیدا ہوتے ہیں ان کے پیش نظر کچھ گزارشات پیش خدمت ہیں۔

دراصل نبی اکرم ﷺ کے دَور میں اقامت دین کی جدوجہد اتنی گھمبیر اور تیز تھی کہ عبادات کے معاملے بس وہ کم از کم چیزیں اختیار کی گئیں جو انسان کے تعلق مع اللہ کے لیے ضروری تھیں۔ لیکن چونکہ زمانہ ایک جیسا نہیں رہتا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس بات کے پیشِ نظر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں فرض عبادات کے علاوہ کچھ سنتوں' مستحبات اور نوافل وغیرہ کی بھی ترغیب وتشویق پیدا کی تاکہ ہر آدمی اپنے شوق اور استطاعت کی حد تک اِن سنن و مستحبات سے استفادہ کرتے ہوئے اللہ کا تقرب حاصل کر سکے۔ لیکن بعض اوقات انسان فہم دین میں کمی اور غلو کی بنا پر بدعات کی راہ پر چل نکلتا ہے۔ اب اِن بدعات کے خوف سے اُن سنن ونوافل کو بدعات قرار دے کر سنتوں کے کھاتے ہی سے نکال دینا جن کی حضور ﷺ نے ترغیب وتشویق دلائی ہے' کسی طور بھی روا نہیں' بلکہ دین میں اپنے نظریات کو داخل کرنے کے مترادف ہے اور یہ بہت بڑی جسارت ہے۔ مثلاً عصر اور عشاء کی غیر مؤکدہ سنتیں' ایامِ بیض' شوال اور یومِ عرفہ کے روزے بدعات نہیں ہیں' بلکہ نبی اکرم ﷺ کی اختیار کردہ سنتیں ہیں۔

اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگوں میں دین کا علم طلب کرنے کی جستجو پیدا کی جائے اور سنن و مستحبات وغیرہ کو دین سے نکالنے اور انہیں بدعات قرار دینے سے بچا جائے۔

اب دیکھئے فاضل مضمون نگار نے عاشورہ کے روزوں کو تو قبول کر لیا ہے لیکن باقی روزوں کو مشکوک بنا دیا ہے' حالانکہ امام مسلمؒ نے اِن روزوں کے لیے علیحدہ علیحدہ باب

☆ مرکزی ناظم دعوت تنظیم اسلامی پاکستان

باندھے ہیں۔

شوال کے چھ روزوں کے بارے میں امام مسلمؒ نے باب باندھا ہے: باب استحباب صوم ستة ایام من شوال اتباعا لرمضان۔ اس کے ذیل میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث لائے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ)) (۱)

''جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے' پھر اس کے ساتھ ہی شوال کے چھ روزے ملا دیے تو یہ عمل ہمیشہ کے روزوں کے مانند ہے۔''

اس حدیث کی رو سے یہاں شوال ہی کے روزے مراد لیے جائیں گے۔ ان کے علاوہ ہر ماہ میں تین روزوں اور ترجیحاً ایامِ بیض کے روزوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے فرمودات ہیں کہ ان سے اعراض سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کے مترادف ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا معاملہ تقریباً تمام کتب احادیث میں آیا ہے کہ وہ اکثر روزہ رکھتے تھے' لیکن اُن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ماہ تین روزے رکھنے کا مشورہ دیا کہ اگر کوئی یہ کرلے گا تو گویا اُس کا یہ عمل اس کے لیے سال بھر کے روزوں کے برابر ہوگا۔

ہر ماہ تین دن کے روزوں کے بارے میں امام مسلم نے باب باندھا ہے: ''باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شهر وصوم یوم عرفة وعاشوراء والاثنین والخمیس'' اور اس باب کے تحت تین احادیث لائے ہیں جن میں تین دن کے روزوں یعنی یومِ عرفہ' پیر اور جمعرات کے روزوں کی ترغیب ہے۔ اس بارے میں مسند امام احمد میں حضرات ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے تقریباً ۱۲ روایات تو مَیں نے خود پڑھی ہیں۔ (حوالے کے لیے ملاحظہ ہو: مسند امام احمد' طبعۃ جدیدہ' ح ۷۴۰۹' ۷۵۲۲' ۷۵۴۱' ۷۵۴۲' ۷۶۱۸' ۷۶۲۵' ۵۶۱۱' ۸۰۴۴' ۸۱۵۷' ۸۲۲۹' ۱۰۸۲۷' ۱۱۰۱۴ اور ۱۱۱۶۶)

ایامِ بیض کے روزوں کے بارے میں امام ابوداؤد اور امام نسائی یہ روایت لائے ہیں کہ آپؐ ایامِ بیض کے روزوں کا حکم فرماتے تھے اور آپؐ نے اُن کو سال بھر کے روزوں کے برابر قرار دیا۔ مزید یہ کہ امام نسائی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی یہ حدیث بھی لائے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ (۲)

(۱) اس حدیث کو امام مسلم کے علاوہ امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام احمد نے بھی روایت کیا ہے۔

(۲) سنن النسائی' کتاب الصیام' باب صوم النبی بابی ہو و أمی و ذکر اختلاف الناقلین

''رسول اللہ ﷺ ایامِ بیض کے روزے نہیں چھوڑتے تھے۔ حضر میں بھی اور سفر میں بھی''۔

اسی طرح امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ بِثَلَاثٍ ، لَا اَدَعُھُنَّ حَتّٰی اَمُوْتَ : صَوْمِ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ وَصَلَاۃِ الضُّحٰی وَنَوْمٍ عَلٰی وِتْرٍ (۱)

''مجھے میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت کی ہے' جنہیں میں موت تک ترک نہیں کروں گا: ہر مہینے (ایامِ بیض کے) تین روزے' نمازِ چاشت ادا کرنا اور وتر پڑھ کر سونا''۔

اسی طرح یومِ عرفہ کے روزے کو حضور ﷺ نے عرفہ میں موجود حاجیوں کے لیے منع فرمایا' جس سے یہ بات خود بخود ثابت ہوتی ہے کہ حاجیوں کے علاوہ باقی لوگوں کے لیے یہ مسنون ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَۃَ بِعَرَفَۃَ (۲)

''حضور ﷺ نے قیامِ عرفہ کے دوران (یعنی حاجیوں کو) یومِ عرفہ کے روزہ سے منع فرمایا ہے۔''

ان احادیث کی روشنی میں ان مسنون روزوں کو مسنون اور مستحب روزوں کو مستحب قرار نہ دینا کسی طور بھی درست نہیں ہے۔ یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ لوگوں کو اِن کی حیثیت کے بارے میں آگاہ کیا جائے' تاکہ جو کوئی بھی ان پر عمل کرے وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کے مطابق ہی عمل کرے۔

فاضل مضمون نگار نے شوال کے چھ روزوں کے بارے میں امام مالکؒ کا یہ موقف بیان کیا ہے کہ وہ انہیں مکروہ گردانتے تھے۔ پھر اس کے بارے میں ابنِ رشد کے بیان کردہ تین احتمالات ذکر کیے ہیں۔ ان میں سے دوسرا احتمال یہ ہے کہ ''ہو سکتا ہے کہ ان تک یہ روایت نہ پہنچی ہو''۔ اور یہی احتمال قرینِ قیاس معلوم ہوتا ہے' اس لیے کہ احادیث کے اکثر مجموعے ان کے بعد مرتب ہوئے ہیں۔ ○○

---

(۱) صحیح البخاری' کتاب الجمعۃ' باب صلاۃ الضحی فی الحضر

(۲) سنن ابی داوٗد' کتاب الصوم' باب فی صوم یوم عرفۃ بعرفۃ